۹۸۸۵

ان اللہ ھو الحق

دفتر

ماہنامہ الحق

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محترم المقام زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مدت سے احباب کا تقاضا اور اس ضرورت کا احساس رہا ہے کہ دار العلوم سے قرآن وسنت کی تعلیمات کی پرچار، اکابر سلف، اور محقق علماء کے ارشادات وافادات کی اشاعت کیلئے ایک علمی واصلاحی ماہوار پرچہ جاری ہو جس کے ذریعہ عصر حاضر کے دینی واخلاقی فتنوں کا مدلل جواب، الحاد ودہریت کا مقابلہ اور ملت مسلمہ کی دینی رہبری ہو نیز اس کے ذریعہ دار العلوم کا اپنے فضلاء، معاونین اور متعلقین سے رابطہ مضبوط شکل میں قائم رہ سکے۔ اس مقصد کیلئے "الحق" کے نام سے علمی مجلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس کا پہلا شمارہ خدمت اقدس میں ارسال ہے ——— ظاہر ہے کہ ایک خالص دینی پرچہ کی کامیابی کا دارومدار آپ ہی کے تعاون پر ہے کہ خود بھی اس علمی رسالہ کے خریدار بنیں اور اپنے حلقۂ تعارف میں بھی اس مرکز علمی کے ترجمان کی اشاعت فرمادیں اور جتنا بھی ہو سکے خریدار مہیا فرمادیں۔ براہ کرم علمی ودینی تقاضوں اور دار العلوم سے تعلق اور محبت کی بناء پر اولین فرصت میں اپنے اور اپنے احباب کا سالانہ چندہ خریداری ارسال فرمادیں کہ پرچہ آپ کے نام جاری رکھا جا سکے۔ یا وی پی بھیجنے کا حکم صادر فرمادیں جواب کا انتظار رہے گا ——— چندہ سالانہ مبلغ چھ روپے مینجر ماہنامہ "الحق" دار العلوم حقانیہ کے نام ارسال فرمادیں۔

والسلام

بندہ عبد الحق غفرلہ'

مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور)

افتتاحیہ

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة علی خاتم الرسالة

ہم کن الفاظ سے اس خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ستائش کریں جس کی لازوال عظمت و کبریائی کے گیت سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ زبان حال و قال سے گونج رہا ہے۔ اور جس کی شایانِ شان حمد و شکر سے قدسی ارواح اور اولوالعزم انبیاء تک نے عجز و درماندگی کا اعتراف کیا۔ وہ اُس رحیم و کریم جس کی نعمتوں اور رحمتوں کی پیہم بارش سے ساری دنیا فیض پا رہی ہے۔ وہ رب علیم و حکیم جس نے بالآخر اولین و آخرین کی سب سے افضل و برگزیدہ شخصیت رحمۃ للعالمین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شکل میں اپنے احسانات و اکرامات کی تکمیل فرمائی جس نے اپنی ربّانی تعلیمات سے تمام عالمین کو امن و سلامتی اور نورِ مبین کی دولت سے نوازا اور جس کے ذریعہ خداوندِ کریم نے معصیت و عدوان، ظلم و فساد کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو عدل و انصاف امن و عافیت، اخلاق و کردار، تہذیب و سیاست کے راستے دکھا کر انسانیت کو دائمی کامرانی و کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ وہ ذات قدسی صفاتؐ جو عالم کے لئے تاقیامت اس کے خالق کے آخری پیغام اور آخری دین "اسلام" کا منّاد و علمبردار بنایا گیا جس کے لاہوتی کلمات اور ربّانی اعمال، خدائی لائحہ عمل سے اس وقت بھی شر و فساد سے بھری ہوئی دنیا کو چین و سکون کی نعمت ملی۔ اور آج بھی اس امت بلکہ روئے زمین کے تمام باشندوں کی بے چینی اور اضطراب، درد و کرب، انتشار و لامرکزیت کا علاج و اصلاح صرف اور صرف اسی کے انفاسِ قدسیہ اور تعلیمات ہی سے ممکن ہے۔ کیا خوب فرمایا امام مالک علیہ الرحمۃ نے کہ

لن یصلح آخر هذه الامة الا بما صلح بہ اولھا۔ — اس امت کے آخری طبقہ کی اصلاح انہی طور طریقوں سے ممکن ہے جن سے اس امت کے طبقۂ اولیٰ کی اصلاح ہوئی تھی۔

عالم کیلئے اس رسول برحق علیہ السلام کے ربّانی نسخۂ شفاء کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اس کے رب نے لیا۔ اور ہر نازک دور میں اس ناموس اکبرؐ کے لائے ہوئے دین کو اغیار و اشرار سے محفوظ رکھنے کا انتظام فرمایا۔ یہ اسی وعدۂ ربّانی کا ظہور ہے کہ ہر کٹھن گھڑی میں علماء حق، ارباب عزیمت، ائمہ رشد و ہدایت اور وارثین علوم نبوت دین کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہو کر ہر باطل کے سامنے سینہ سپر ہوتے جو بقول سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ:۔

ینفون عن دین اللہ تحریف الغالین — جنہوں نے اہل بدعت کے احداث و تحریف

وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین　　　　اور اہل باطل و اصحاب جہل کی تاویل وتلبیس
سے دین خداوندی کی مدافعت کی۔

حضور اقدسؐ کے لائے ہوئے اس پیغام کی ترویج و اشاعت اور معاندین و مخالفین اسلام سے اس کی حفاظت کی تڑپ اور ولولہ کے تحت "الحق" کی اشاعت کا آغاز کیا جارہا ہے۔ گوہم اس راہ میں نووارد، بے کس و بے سروسامان ہیں نہ ذرائع ہیں نہ وسائل نہ تجربہ ہے اور نہ مادی اسباب ــــــ بس صرف اس خدائے کریم کی بے پایاں نعمتوں اور رحمتوں کا سہارا ہے جس کے بھروسہ پر ہم صحافت و اشاعت کی اس سنگلاخ وادی میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اور اس کی دستگیری و توفیق اور رہنمائی کے طلبگار ہیں ؎

بہائے خویشتن می دانم و نیم جو نہ می ارزد　　　　اگر مولی کرم سازد بہا یم بے بہا گردد

جن حالات سے آج ملت مسلمہ دوچار ہے۔ اور دین قیم جس کس مپرسی اور غربت کا شکار ہورہا ہے وہ کسی لمبی چوڑی تفصیل کی محتاج نہیں۔ پورے ملک بلکہ پورے عالم اسلام میں اس دین متین ہی کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ہدف "تحقیق و تنقید" بنایا جارہا ہے جس کی حفاظت و بقاء کیلئے ہمارے اسلاف نے جان کی بازی لگائی۔ اور جس کی دعوت و تبلیغ کے لئے رات کا سکون، دن کا چین اور زندگی کی ہر آسائش کی قربانی دی۔

عملی لحاظ سے ملت ابراہیمی آج تمام ہولناک نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہوکر یورپ کی حیوانی تہذیب و تمدن کی بھٹی میں بے تحاشا کودتی چلی جارہی ہے اور اسکی ظاہری چمک دمک سے دل و دماغ تو کیا پورا کردار و معاشرہ مغربی بنتا جارہا ہے۔ اور مادیت کے عفریت نے ملت محمدیؐ کی روح کو کمزور و مضمحل کردیا ہے۔ گویا یہی وقت ہے کہ پکارا جائے کہ

یاناعی الاسلام قم فانعہ　　　　قد زال عرف وبدا منکر

حاملین و وارثان علوم نبوت بلکہ حضور ختمی رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام نام لیواؤں کا اولین فریضہ ہے کہ علم و عمل، اسباب و وسائل کی ساری توانائیوں کو لیکر دین برحق کی فروغ و اشاعت اور تعلیمات نبویہ کی ترویج و تبلیغ کی راہ میں لگادیں اور اسے اپنوں اور بیگانوں کی دست درازیوں سے محفوظ رکھیں تاکہ انسانیت حاضرہ اور آنیوالی نسلوں کیلئے ہدایت و اصلاح کا یہ نسخۂ شفاء و اکسیر ہدایت جو بشکل قرآن و سنت موجود ہے محفوظ رہے۔

اسی عزم و تڑپ اور اسی درد و جذبہ سے دین کے دردمند احباب و معاونین کے تعاون و سرپرستی کی امید لیکر اس عظیم کام کا آغاز کیا جارہا ہے۔ تاکہ عہد سعادت خیر القرون اور حضور اقدسؐ کے ارشاد "ما انا علیہ واصحابی" کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کی مسلک اور دینی اقدار کی حفاظت و ترویج ہو اور حضرت حکیم الاسلام امام الہند شاہ ولی اللہ الدہلوی سیدنا الامام الشیخ احمد السرہندی مجدد الف ثانی۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فقیہ الاسلام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی و دیگر اکابر (قدس اسرارہم) کے مشرب اور طریق کار